بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

خلاصہ خطبہ جمعہ 29 اکتوبر 2021ء بیان فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

تشہد و تعوذ اور سورۃ الفاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

جن لوگوں کو رسول اللہ صلعم نے جنت کی بشارت عطا فرمائی تھی ان میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ بھی شامل تھے۔ حضرت ابو موسیٰ بیان کرتے ہیں کہ میں مدینہ کے ایک باغ میں رسول اللہ صلعم کے ساتھ تھا۔ اتنے میں ایک شخص آیا اور دروازہ کھولنے کیلئے کہا۔ رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ اس کیلئے دروازہ کھولو اور اس کو جنت کی بشارت دو۔ جب میں نے دروازہ کھولا تو حضرت ابو بکر رضی اللہ کو پایا۔ میں نے ان کو یہ خوشخبری دی تو انہوں نے الحمد للہ کہا۔ اس کے بعد ایک اور شخص آئے تو رسول اللہ صلعم نے پھر فرمایا کہ اس کیلئے دروازہ کھولو اور اس کو جنت کی بشارت دو۔ جب میں نے دروازہ کھولا تو حضرت عمر رضی اللہ کو پایا۔ میں نے ان کو یہ خوشخبری دی تو انہوں نے الحمد للہ کہا۔ اس کے بعد ایک اور شخص آئے تو رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ اس کو بھی جنت کی بشارت دو باوجود اس بات کے کہ ایک مصیبت اس کو پہنچے گی۔ دروازے پر میں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو پایا۔ انہوں نے اس خوشخبری کو سن کر الحمد للہ کہا اور فرمایا کہ اس مصیبت سے بچنے کیلئے اللہ ہی سے مدد طلب کی جا سکتی ہے۔

ایک اور حدیث میں حضرت عبد الرحمٰن بن عوف سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلعم نے مندرجہ ذیل ۱۰ لوگوں کو جنت کی بشارت دی تھی: حضرت ابو بکر۔ حضر عمر۔ حضرت عثمان۔ حضرت علی، حضرت طلحہ، حضرت زبیر، حضرت عبد الرحمٰن بن عوف، حضرت سعد بن ابی وقاص ،حضرت سعید، حضرت ابوعبیدہ بن جراح۔

ایک اور روایت میں مروی ہے کہ رسول اللہ صلعم نے ایک مرتبہ فرمایا کہ میں نے اپنے آپکو خواب میں جنت میں دیکھا۔ وہاں ایک عورت ایک محل کے پاس وضو کر رہی تھی۔ جب میں نے پوچھا کہ یہ محل کس کا ہے تو بتایا گیا کہ یہ محل عمر بن خطاب کا ہے۔

ایک اور حدیث میں مروی ہے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو وہ عمر ہوتے۔ حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ نے فرمایا کہ اس سے مراد یہ ہے کہ اگر آپ کے فوراً بعد کوئی نبی ہوتا تو وہ حضرت عمر ہوتے۔ ورنہ تو آنے والے مسیح و مہدی کو رسول اللہ صلعم نے خود نبی قرار دیا ہے۔ ایک حدیث میں مروی ہے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ تمہارے سے پہلی امتوں میں محدث ہوتے تھے یعنی ایسے لوگ جن سے اللہ تعالیٰ بکثرت کلام کرتا ہے۔ فرمایا کہ اگر میری امت میں بھی کوئی ایسا ہے تو وہ عمر ہیں۔ اس حدیث کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں: کیا اس حدیث کا یہ مطلب ہے کہ محدثیت عمر پر ختم ہوگئی۔ بلکہ اس کا مطلب یہ ہے کہ جس شخص کی بھی روحانی حالت حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے موافق ہوگئی وہی ضرورت کے مطابق محدث ہوگا۔ ایک مرتبہ اس عاجز کو بھی الہام ہوا کہ تو محدث اللہ ہے اور تجھ میں عمرِ فاروق کا مادہ ہے۔

ایک اور موقع پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا درجہ جانتے ہو کہ صحابہ میں کس قدر بڑا تھا۔ یہاں تک کہ بعض اوقات ان کی رائے کے موافق قرآن شریف نازل ہو جایا کرتا تھا۔

آخر میں حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مرحوم ڈاکٹر تاثیر مجتبیٰ صاحب کی نمازِ جنازہ کا اعلان فرمایا اور آپ کی خدمات اور نفیس اور نیک شخصیت کا ذکر فرمایا۔